(۳)

(۱) زید اپنی بیوی کو مجلسِ واحد میں تین طلاق دیتا ہے، شدید عالمِ غصہ میں، زید مذکور کی زوجہ کے دو نام ہیں، نکاح جس نام سے ہے اس کے علاوہ دوسرے نام سے طلاق دی جاتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ قرآن وحدیث کے دلائل سے یہ مسئلہ (حل) فرمائیں کہ دونوں میاں بیوی ملاپ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۲۔ راقم الحروف نے زید مذکور کو از روئے قرآن وحدیث سمجھایا اور بتایا، زید تو راقم کے بیان سے قطعی مطمئن ہے لیکن زید کے شیخ (مرشد) راقم سے اختلاف کرتے ہوئے مجلسِ واحد کی تین طلاقوں کو ۳ ہی طلاق سمجھتے ہیں اور بغیر حلالہ کے دوبارہ خاوند اور بیوی مذکورہ کا ملاپ غلط و ناجائز سمجھتے ہیں، لہذا ان کا کہنا ہے کہ کسی عالم یا مفتی سے فتویٰ ساتھ دارالافتاء کی مہر کے لے آؤ تو ہم مانیں گے۔ امید ہے کہ مہر کے ساتھ فتوائے راقم کے پتہ پر ارسال فرمائیں گے۔ جوابی لفافہ بھی حاضرِ خدمت ہے۔

نیز عرض ہے کہ شیخ مرشد مذکور جو قرآن وحدیث کے فیصلہ کا انکار کرے، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بینوا بالکتاب
توجروا یوم الحساب

نثار المصطفےٰ شیدائی

۱۱-ای/۷۹۷ اورنگی ٹاؤن کراچی ۳۱

الجواب بعون الوهاب ومنه الصدق والصواب: واضح ہو کہ جب ایک ہی مسمی کے متعدد نام ہوں تو اس کے متعدد ناموں کی وجہ سے مسمی کی شخصیت میں تعدد پیدا نہیں ہوتا۔ لہذا اگر زید کی ایک ہی بیوی ہے تو پھر اسے طلاق واقع ہو چکی ہے۔ ایسی صورت میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ نکاح میں لیا گیا نام اصلی نام ہے اور طلاق میں اسی بیوی کا عرفی نام لیا گیا ہے۔ یا پھر نکاح عرفی نام پر پڑھا گیا ہو گا اور طلاق میں اس کا اصلی نام استعمال کیا گیا ہے۔ بہرحال بیوی جب ایک ہی ہو تو اسے جس نام سے بھی طلاق دی جائیگی طلاق بہرحال واقع ہو جائے گی۔ اب دو باتیں قابلِ غور ہیں۔ (۱) غصہ میں دی گئی طلاق

کا حکم (۲) مجلس واحد میں تین طلاقوں کا حکم۔
لہذا معلوم ہونا چاہیے کہ اگر غصہ اتنا شدید ہو کہ طلاق کا لفظ استعمال کرتے وقت خاوند کو نہ تو اپنے الفاظ کا شعور ہو اور نہ اُسے اپنے کیے کا علم ہو تو ایسے غصہ میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لاطلاق ولاعتاق فی اغلاق۔ (رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة وصححه الحاکم۔ فقه السنة ص۲۱۳ ج ۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ غصہ کی حالت میں نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ غلام آزاد ہوتا ہے۔

الغضب علی ثلثة اقسام (۱) ما یزیل العقل فلا یشعر صاحبه بما قال، وهذا لا یقع بلا نزاع (۲) ما یکون من مبادئه بحیث لا یمنع صاحبه من تصور ما یقول وقصده فهذا یقع طلاقه (۳) ان یستحکم ویشتد به فلا یزیل عقله بالکلیة ولکنه یحول بینه وبین نیته بحیث یندم علی فرط منه اذا زال فهذا محل نظر۔ وعدم الوقوع فی هذه الحالة قوی متجه (زاد المعاد ص ج)

غصے کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ایسا غصہ جس میں عقل اس حد تک زائل ہو جائے کہ اپنی بات کا بھی شعور نہ رہے تو ایسے غصہ میں بلا نزاع طلاق نہیں ہوتی (۲) ایسا غصہ جس میں اپنی بات اور ارادہ کا شعور باقی رہے تو ایسے غصہ میں دی گئی طلاق واقع ہو گی (۳) ایسا غصہ کہ جس میں عقل بالکلیہ زائل نہ ہو۔ تاہم طلاق کی بھی نیت نہ ہو یعنی غصہ کے زائل ہونے پر اپنے کیے پر نادم ہو تو یہ محل نظر ہے اور قوی بات یہ ہے کہ اس حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔ لہذا طلاق دہندہ خود فیصلہ کرے کہ طلاق دیتے وقت اس کے غصہ کی نوعیت کیا تھی۔ اگر پہلی اور تیسری قسم کا غصہ تھا تو طلاق نہیں ہوئی اور اگر دوسری قسم کا غصہ تھا تو طلاق ہو چکی ہے۔ رہی بات کہ مجلس واحد کی

اکٹھی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوتی ہے تو اس کا ثبوت یہ ہے:

عن ابن عباس قال کانت الطلاق علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر بن الخطاب طلاق الثلاث واحدۃ۔ (صحیح مسلم کتاب الطلاق ص۴۷۷ ج۱، مسند احمد ص۳۱۴ ج۱)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عہد رسالت، عہد ابی بکر سے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں تک مجلس واحد کی تین طلاقیں ایک رجعی طلاق سمجھی جاتی تھی۔

فیصلہ: اگر طلاق غصہ کی پہلی اور تیسری صورت تھی تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اور اگر دوسری صورت تھی تو ایک رجعی طلاق ہو چکی ہے۔ اگر عدت باقی ہے تو رجوع جائز ہے۔ اور اگر عدت یعنی طلاق کے بعد تیسرا حیض شروع ہو چکا ہے تو بلا حلالہ نکاح ثانی جائز ہے۔ شریعت کے مقابلہ شیخ و مرشد کی بات بالکل بے وزن ہے جو کہ قطعاً قابلِ لحاظ نہیں ہے۔ مفتی قانونی سقم کا ذمہ دار نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

محمد عبیداللہ خان عفیف ۲۷-۹-۱۹۷۹

(۴)

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

اما بعد: السلام علیکم۔ امید ہے کہ بفضلہ ایزد مزاج مقدس بخیر ہوں گے۔
آپ کے جریدہ کی وساطت سے ایک مسئلہ دریافت طلب ہے۔ براہ نوازش مسئلہ کے جملہ پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے پوری طرح مسئلہ کی وضاحت کریں۔

مسئلہ: ایک آدمی رات کو بوقت نمازِ عشاء وتر پڑھ لیتا ہے اور وہ صبح بوقت

ف اگر مرشد قرآن و حدیث کا جان بوجھ کر انکار کرتا ہے تو کفر کا خطرہ ہے اور اگر حنفی ہونے کی وجہ سے ایسا کہتا ہے تو اسے اپنے مذہب کا پرچار کرنے کا حق ہے۔